



رئاسة الشؤون الدينية  
بالمسجد الحرام والمسجد النبوي

# مسجد نبوی کی زیارت کے مختصر آداب و احکام

المختصر في آداب زيارة المسجد النبوي و أحكامها

اردو

أردو



المُخْتَصَرُ

فِي آدَابِ زِيَارَةِ الْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ وَأَحْكَامِهَا

مسجدِ نبوی کی زیارت

کے مختصر آداب و احکام

## مقدمہ

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے، اور درود و سلام ہو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، آپ کے اہل بیت اور تمام صحابہ پر۔

اما بعد:

یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس میں مسجد نبوی کی زیارت کے آداب و احکام بیان کیے گئے ہیں، ہم نے اس میں ان امور کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے جن کی عام طور پر مسجد نبوی کی زیارت کرنے والے کو ضرورت ہوتی ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس عمل کو خالص اپنی رضا کے حصول کا ذریعہ بنائے اور اس کے ذریعے تمام مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے۔

علمی کمیٹی جمعیتہ خدمتہ المحتوی الاسلامی باللغات

## مسجد نبوی کی زیارت کے آداب و احکام

مسجد نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی زیارت مستحب ہے اور اس کے لیے کوئی مخصوص وقت مقرر نہیں اور نہ ہی یہ حج کے اعمال میں شامل ہے۔ حاجیوں — خواہ مرد ہوں یا عورتیں — پر رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی قبر یا بقیع قبرستان کی زیارت لازم نہیں ہے۔

محض رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی قبر کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا جائز نہیں۔ عبادت کے ارادے سے خاص طور پر سفر کرنا صرف تین مساجد کے لیے مشروع ہے، قبروں کی زیارت کے لیے نہیں، جیسا کہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور جگہ کا رخت سفر نہ باندھا جائے: میری یہ مسجد (مسجد نبوی)، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ“<sup>(۱)</sup>۔

جو شخص مدینہ منورہ سے دور ہو، اس کے لیے محض قبر نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا جائز نہیں۔ البتہ مسجد نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا مشروع ہے۔ چنانچہ جب وہ وہاں پہنچے تو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی قبر کی اور آپ کے صحابہ

---

(۱) (صحیح بخاری: ۱۱۸۹)، (صحیح مسلم: ۸۲۷) (اور یہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں)۔

کی قبروں کی زیارت کرے، یوں قبر نبوی کی زیارت مسجد نبوی کی زیارت کے تابع ہو جائے گی۔

عورت کے لیے نہ تو رسول اللہ ﷺ کی قبر کی زیارت مشروع ہے، اور نہ ہی کسی اور قبر کی، کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان سے نوحہ، عریانیت اور دیگر شرعی خلاف ورزیاں سرزد ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے، البتہ ان کے لیے یہ مستحب ہے کہ وہ مسجد میں ہوں یا کہیں اور، کثرت سے رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام بھیجیں، کیونکہ وہ جہاں بھی ہوں، ان کا سلام نبی کریم ﷺ تک پہنچا دیا جاتا ہے؛ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری قبر کو میلہ گاہ نہ بناؤ، اور مجھ پر درود بھیجو، تمہارا بھیجا گیا درود مجھ تک پہنچتا ہے تم چاہے جہاں بھی رہو۔“ اور نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: ”اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو روئے زمین میں چلتے پھرتے ہیں، وہ میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔“

جب کوئی شخص مسجد نبوی شریف میں داخل ہو تو مستحب ہے کہ داخل ہوتے وقت اپنا دایاں پاؤں پہلے رکھے اور یہ دعا پڑھے:

"اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ"

”اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے“۔ دعا ایسے ہی پڑھے جیسے دوسری مسجدوں میں داخل ہوتے وقت پڑھتا ہے۔  
 مسجدِ نبوی ﷺ میں داخلہ کی کوئی مخصوص دعا نہیں ہے۔  
 پھر دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے۔

اور اگر (نماز کا) ممنوعہ وقت نہ ہو تو دو رکعت کر کے جتنی چاہے نفل نمازیں پڑھ سکتا ہے؛ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری اس مسجد میں پڑھی گئی ایک نماز مسجدِ حرام کے علاوہ دیگر مسجدوں میں پڑھی گئی ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے“ (۱)۔

اور بہتر ہے کہ اگر میسر ہو تو روضہ (ریاض الجنۃ) میں نماز پڑھنے کی کوشش کرے۔ جو کہ نبی اکرم ﷺ کے منبر اور حجرہ مبارک کے درمیان واقع ہے؛ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے“ (۲)۔

(۱) (صحیح بخاری: ۱۱۹۰)، (صحیح مسلم: ۱۳۹۲)۔

(۲) (صحیح بخاری: ۱۱۹۵)، (صحیح مسلم: ۱۳۹۰)۔

اور اگر روضہ میں نماز پڑھنے کا موقع نہ ملے تو وہ مسجد کے کسی بھی حصے میں نماز ادا کر لے، یہ حکم انفرادی نماز کے بارے میں ہے، البتہ اگر جماعت کی نماز ہو تو اسے چاہیے کہ امام کے پیچھے پہلی صف میں نماز پڑھنے کا اہتمام کرے، کیونکہ اس بارے میں عمومی دلائل موجود ہیں۔

اور جب نبی کریم ﷺ کی قبر اور آپ کے صاحبزین کی قبروں کی زیارت کا ارادہ کرے:

تو نبی کریم ﷺ کی قبر کے سامنے ادب و وقار کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور دھیمی آواز میں اس طرح سلام کرے: **"السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ"**۔ "اے اللہ کے رسول! آپ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔"

اگر سلام کرنے والا اپنے سلام میں یوں کہے: **"أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا، وَأَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ الرِّسَالَةَ، وَأَذَيْتَ الْأَمَانَةَ، وَجَاهَدْتَ فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ، وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ، فَجَزَاكَ اللَّهُ عَنْ أُمَّتِكَ أَفْضَلَ مَا جَزَى نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ"**۔ "میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے پیغام رسالت پہنچا دیا، امانت ادا کر دی اور آپ نے راہِ الہی میں کما حقہ مجاہدہ بھی کیا اور امت کی بھرپور خیر خواہی فرمائی، اللہ آپ کو

آپ کی امت کی جانب سے وہ بہترین اجر عطا کرے جو اس نے کسی نبی کو ان کی امت کی طرف سے عطا کیا۔“ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

پھر تھوڑا سا دائیں جانب ہو کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سلام پیش کرے۔

پھر تھوڑا سا مزید دائیں جانب ہو کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سلام پیش کرے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے

دونوں ساتھیوں کو سلام پیش کرتے تو عموماً ان الفاظ سے زیادہ نہ کہتے: "السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ"۔

”آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کے رسول، آپ پر سلامتی ہو اے ابو بکر، اور اے

میرے ابا آپ پر سلامتی ہو“۔ پھر وہاں سے واپس لوٹ جاتے۔

رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کی قبروں کے پاس زیادہ دیر کھڑے رہنا یا لمبی دعائیں کرنا مناسب نہیں ہے، اس فعل کو امام مالک رحمہ اللہ نے ناپسند کیا ہے اور فرمایا: یہ بدعت ہے، سلف (صحابہ و تابعین) نے ایسا نہیں کیا، اور اس امت کے بعد میں آنے والے لوگوں کی اصلاح اسی چیز سے ہو سکتی ہے جس سے اس کے اگلے لوگوں کی اصلاح ہوئی۔



بعض زائرین نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس آواز بلند کرتے ہیں اور دیر تک کھڑے رہتے ہیں، یہ بھی خلاف شرع ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ، بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالِكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿۱﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَعْزُونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُمْ مَعْفَرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿۲﴾﴾

”اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر نہ کرو اور نہ اُن سے اونچی آواز سے بات کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں (ایسا نہ ہو کہ) تمہارے اعمال اکارت جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ بے شک جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کے لیے جانچ لیا ہے، اُن کے لیے مغفرت اور بڑا ثواب ہے۔“

[الحجرات: ۲-۳]

اور اس لیے بھی کہ آپ کی قبر کے پاس دیر تک کھڑے رہنے اور بار بار آپ ﷺ پر سلام پڑھنے سے بھیڑ میں اضافہ ہوگا اور آپ کی قبر کے پاس شور و غل بڑھے گا، جو ان احکام کے خلاف ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان محکم آیتوں میں

مسلمانوں کے لیے مشروع کیا ہے۔ آپ ﷺ زندہ و مردہ دونوں حالتوں میں قابل احترام ہیں، لہذا کسی مومن کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ آپ کی قبر کے پاس ایسا عمل کرے جو شرعی ادب کے خلاف ہو۔

اسی طرح بعض زائرین اور دیگر لوگوں کا نبی کریم ﷺ کی قبر کے پاس خاص طور پر دعا کے لیے آنا، اور قبر کی طرف رخ کر کے ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرنا یہ سارے امور سلف صالحین یعنی صحابہ کرام اور ان کے نیک پیروکاروں کے طریقے کے خلاف ہیں، بلکہ یہ دین میں ایجاد کی گئی نئی بدعتوں کے مظاہر ہیں۔

اسی طرح بعض زائرین آپ ﷺ پر سلام بھیجتے وقت اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر یا سینے سے نیچے نمازی کی طرح ہیئت بناتے ہیں، تو یہ ہیئت آپ پر سلام کرتے وقت بنانا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ عاجزی، انکساری اور عبادت کی کیفیت ہے، جو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں علماء کے حوالے سے اس بات کو نقل کیا ہے۔

کسی کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ حجرہ کو چھو کر، اس پر ہاتھ پھیر کر، یا اس کے گرد طواف کر کے اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے، اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ سے کسی حاجت کو پوری کرنے، یا کسی مصیبت کو دور کرنے، یا مریض کو شفا

دینے وغیرہ کا سوال کرے، کیوں کہ یہ ساری حاجتیں صرف اللہ تعالیٰ سے مانگی جاتی ہیں۔

مدینہ منورہ آنے والے زائر کے لیے مستحب ہے کہ وہ اپنے قیام کے دوران مسجد قبا کی زیارت کرے اور وہاں (دو رکعت) نماز ادا کرے، کیونکہ نبی کریم ﷺ خود بھی سوار اور پیدل اس مسجد میں تشریف لاتے اور دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے اپنے گھر میں وضو کیا، پھر مسجد قبا میں آکر نماز ادا کی تو اسے عمرے کے برابر اجر و ثواب ملے گا۔“

اسی طرح مردوں کے لیے بقیع — جو مدینہ کا قبرستان ہے — نیز شہداء کی قبریں اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کرنا مسنون ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ ان کی زیارت کرتے اور ان کے لیے دعا فرمایا کرتے تھے، اور آپ ﷺ کا ارشاد بھی ہے:

”میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا، چنانچہ اب ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتی ہے“۔ جب ان قبروں کی زیارت کرے تو وہی دعا پڑھے جو عام قبروں کی زیارت کے وقت پڑھی جاتی ہے: **"السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ**

الدِّيَارِ، مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ، نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ"۔

”ان گھروں (قبروں) کے مومن اور مسلمان مکینو! تم پر سلام ہو اور بلاشبہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ضرور ملنے والے ہیں۔ ہم میں سے پہلے جانے والوں پر اور بعد میں جانے والوں پر اللہ رحم فرمائے، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔“

اس میں کوئی شک نہیں کہ قبروں کی زیارت کا اصل مقصد آخرت کو یاد کرنا، فوت شدگان کے ساتھ نیکی کا معاملہ کرتے ہوئے ان کے لیے دعا کرنا، اور نبی کریم ﷺ کی سنت کی پیروی کرنا ہے۔ یہی زیارت شرعی زیارت کہلاتی ہے۔

اگر قبروں کی زیارت کا مقصد ان کے پاس دعا کرنا، یا ان کی ذات، یا ان کے مرتبے اور مقام وغیرہ کے واسطے سے اللہ سے مانگنا ہو تو ایسی زیارت بدعت منکرہ ہے، نہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اس کو مشروع کیا اور نہ ہی سلف صالحین نے اس پر عمل کیا، جہاں تک ان مردوں سے حاجت روائی یا بیماری کی شفا یابی وغیرہ کا سوال کرنا ہے، تو یہ کھلا شرک اکبر ہے۔

اے محترم قاری! اس موضوع سے متعلق چند من گھڑت (موضوع) احادیث پیش کی جا رہی ہیں تاکہ آپ ان سے واقف ہو جائیں اور ان کے دھوکے میں آنے سے بچ سکیں:

۱: ”جس نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی اس نے مجھ پر ظلم کیا“۔

۲: ”جس نے میرے مرنے کے بعد میری زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی“۔

۳: ”جس نے ایک ہی سال میں میری اور میرے والد ابراہیم علیہ السلام کی زیارت کی، میں اللہ کے پاس اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔“

۴: ”جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔“

یہ اور اس قسم کی حدیثیں نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہیں۔ حافظ عقیلی نے فرمایا: ”اس باب میں کوئی بھی حدیث صحیح نہیں ہے“۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ’التلخیص‘ میں ان میں سے اکثر روایات ذکر کرنے کے بعد فرمایا: ”اس حدیث کے سارے طرق ضعیف ہیں۔“ حج یا عمرہ کی سنتوں یا ان کی تکمیل میں مسجد نبوی کی زیارت شامل نہیں ہے، چاہے وہ زیارت حج و عمرہ سے پہلے ہو یا بعد میں، کیونکہ مسجد نبوی کی زیارت

ایک مستحب عمل ہے۔ لہذا اگر کوئی حاجی یا عمرہ کرنے والا مسجدِ نبوی کی زیارت نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ حج و عمرہ اور مسجدِ نبوی کی زیارت کے درمیان کوئی شرعی تعلق نہیں، یہ الگ الگ عبادات ہیں۔ چنانچہ جو شخص حج یا عمرہ کرے، اس پر مسجدِ نبوی کی زیارت فرض یا واجب نہیں، اور جو مسجدِ نبوی کی زیارت کرے، اس پر حج یا عمرہ لازم نہیں۔ البتہ اگر کوئی شخص ایک ہی سفر میں حج، عمرہ اور مسجدِ نبوی کی زیارت کو جمع کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

### مسجدِ نبوی کی زیارت سے متعلق خلاف ورزیاں:

زیارت قبر رسول اللہ ﷺ کے وقت دیواروں اور لوہے کی سلاخوں پر ہاتھ پھیرنا اور کھڑکیوں میں برکت حاصل کرنے کی نیت سے دھاگے وغیرہ باندھنا۔ حالانکہ برکت ان کاموں سے حاصل ہوتی ہے جنہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے مشروع قرار دیا ہے، خرافات اور بدعتوں سے برکت حاصل نہیں ہو سکتی۔

جبل احد کے غار اور مکہ مکرمہ میں غار ثور اور غار حرا کی زیارت کے لیے جانا، وہاں دھاگے وغیرہ باندھنا اور غیر مشروع دعائیں کرنا اور ان سب کاموں کے لیے تکلیفیں اٹھانا۔

یہ سارے بدعت کے کام ہیں، اور شریعت میں ان کی کوئی اصلیت نہیں۔

بعض جگہوں کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کا تعلق رسول اکرم ﷺ سے رہا ہے، جیسے کہ اونٹنی کے بیٹھنے کی جگہ، انگوٹھی والا کنواں، حضرت عثمان کا کنواں، ان جگہوں کی زیارت کرنا اور برکت کے لیے یہاں کی مٹی لینا بدعت ہے۔

بقیع اور شہدائے احد کی قبروں کی زیارت کے وقت مُردوں کو پکارنا، قبروں سے تقرب اور قبر والوں سے برکت حاصل کرنے کے لیے وہاں پیسے ڈالنا۔

یہ سب بڑی خطرناک غلطیاں ہیں، بلکہ شرک اکبر ہے، جیسا کہ علماء نے لکھا ہے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں اس کے واضح دلائل موجود ہیں، اس لیے کہ عبادت صرف اللہ کے لیے خاص ہے، عبادت کی کوئی بھی قسم غیر اللہ کے لیے جائز نہیں، جیسے دعا، قربانی، نذرو نیاز وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ... ﴾

”انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں، اسی کے لیے

دین کو خالص رکھیں۔“ [البینۃ: ۵]

اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے، اور درود و سلام ہو ہمارے نبی محمد ﷺ پر، آپ کی آل

اور تمام صحابہ کرام پر۔



# رسائل الحرمين

## حرمین کا پیغام

مسجد حرام اور مسجد نبوی کے زائرین کے لیے  
مختلف زبانوں میں رہنمائی کرنے والی شرعی کتابیں

